Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate professor,
3. Department/College: Urdu/ S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. 4th sem, paper – 14
7. Title/Heading of e-content : JAWAB SHIKWA KE FUNNY MAHASIN
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

30-9-2020

جواب شکوہ کے فنی محاسن

M.A. 4th Sem, Paper – 14

جواب شکوہ میں فنی محاسن توقع سے زیادہ نظر آتے ہیں۔ اقبال اپنی ہند کو عشق شوریدہ سر کی صدائے بیباک قرار دیتے ہیں جو آسمان کی بلندیوں تک جا پہنچتی ہے۔ ساکنانِ فلک حیران ہوتے ہیں اور باہم سرگوشیاں کرنے لگتے ہیں۔ یہ تبادلۂ خیال تمثیل کے پیرائے میں ہے۔ شاعر بے جان اشیاء کو جاندار بنا دیتا ہے۔ اسے تجسیم کہتے ہیں۔ پھر ان کی آپس میں گفتگو شروع ہوتی ہے۔ اسے تمثیل کہنا چاہیے۔ سیارے بولے کوئی عرش کی بلندیوں تک جا پہنچا، پیرِ گردوں کہتا ہے کہ شاید کسی کی آواز آئی، نظر نہیں آتا۔ چاند کی رائے ہے کہ یہ آواز زمین پر بسنے والے انسان کی ہے، کہکشاں کا اندازہ ہے کہ آسمان میں کوئی چھپا ہوا ہے کیونکہ آواز آرہی ہے کوئی نظر نہیں آتا۔ رضوان کو کچھ عرصے آدم کی صحبت میسر آئی تھی۔ وہ یہ راز پا لیتا ہے کہ یہ وہی انسان ہے جسے ایک دن جنت سے نکالا گیا تھا۔

فرشتے حیران ہوتے ہیں کہ یہ کیا راز ہے، یہ کس کی آواز ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ خاکی آسمان کی بلندیوں تک آ پہنچے۔ پھر فرشتے انسان کی بے ادبی پر حیرت کا اظہار کرتے ہیں —

غافلِ آداب سے سکانِ زمیں کیسے ہیں ٥ شوخ و گستاخ یہ پستی کے مکیں کیسے ہیں

اور —

اس قدر شوخ کہ اللہ سے بھی برہم ہے ٥ تھا جو مسجودِ ملائک یہ وہی آدم ہے؟

اس رائے میں ایک نفسیاتی نکتہ پوشیدہ ہے۔ یہاں اس واقعے کی طرف اشارہ ہے کہ جب خدا نے انسان کو تخلیق کرنے کا ارادہ کیا تو فرشتوں کو یہ بات پسند نہیں آئی اور انہوں نے کہا یہ زمین پر پہنچ کر فساد برپا کرے گا۔ ظاہر ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی رائے کو رد کر دیا۔ نبیوں سے وا

انسان کے خلاف دل میں کینہ لے بیٹھے ہیں اور انسان کے خلاف اظہار خیال کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے دینا نہیں چاہتے۔

شکوہ کی طرح جواب شکوہ میں بھی مسدس کی ہیئت اختیار کی گئی ہے۔ بالعموم اقبال اپنی نظموں میں ترکیب بند استعمال کرتے ہیں کیونکہ اس کا انداز بڑی حد تک غزل کا سا ہوتا ہے۔ وہی رمز و کنایہ کی فراوانی، ہر شعر میں وہی ایجاز و اختصار اور اس کے نتیجے میں ابہام۔ غزل ہماری پسندیدہ صنف ہے اور اقبال اپنے پیغام کو زیادہ سے زیادہ قابل قبول اور دل فریب بنا کر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ترکیب بند میں یہ سب کچھ ہوتا ہے لیکن وسعت غزل سے زیادہ ہوتی ہے۔ مگر شکوہ اور جواب شکوہ کا موضوع اور شاعر کی دلی کیفیت اظہار خیال کی زیادہ آزادی چاہتی ہے۔ اس لیے سب سے موزوں مسدس تھی۔ شکوے بہت سے تھے۔ ان کے جواب بھی بہت سے اور ان کے لیے چھوٹے یونٹ درکار تھے۔ چھ مصرعوں کا چھوٹا سا یونٹ یعنی مسدس کا ایک بند کسی ایک خیال، کسی ایک تجربے کو ادا کرنے کے لیے کافی تھا۔ اس ہیئت کا انتخاب اسی لیے کیا گیا۔ اس کے علاوہ شکوہ کی طرح اس نظم میں بھی استفہامیہ انداز سے کام لیا گیا ہے۔ شکوہ کے سوال اگر خدا کو قائل کرنے کے لیے تھے تو جواب شکوہ کے سوال انسان کو قائل کرنے کے لیے ہیں۔ مثلاً: صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا کس نے؟ نوع انسان کو غلامی سے چھڑایا کس نے؟ ان سوالوں کے جواب میں انسان سر جھکانے کے سوا اور کیا کر سکتا ہے؟ ان سوالوں سے نظم میں جا بجا ڈرامائی شان پیدا ہو جاتی ہے اور یہی شاعری کی ایک پہچان ہے جو ڈرامے کے قریب آ جاتی ہے۔

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate Professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
Course: M.A. 4th Sem, Paper-14
Title / Heading of E-content: JAWAB SHIKWA KE FUNNY MAHASIN
Whats app. No. 9431632576